باسمہٖ تعالیٰ
شانہٗ

مکتوباتِ شیخ الاسلام

جلد دوم

مرتبہ

مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی

شائع کردہ

مکتبہ دینیہ دیوبند

باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ

مکتوباتِ شیخ الاسلام

جلد دوم

یعنی

قطب الارشاد شیخ العرب والعجم حضرت مولانا الحافظ الحاج السید حسین احمد صاحب مدنی قدس اللہ سرہٗ العزیز (سابق صدر جمعیۃ علماء ہند و شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند) کے اُن خطوط کا مجموعہ جو اُنھوں نے اپنے دوستوں، عزیزوں اور ارادتمندوں کو لکھے جن میں مذہبی، علمی، فقہی، ملکی، سیاسی خیالات و افکار اور مسائل کا بڑا عظیم الشان ذخیرہ موجود ہے

مرتبہ

مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی

ناشر

مکتبۂ دینیہ دیوبند ضلع سہارنپور

قیمت:
غیر مجلد چھ روپے
مجلد: سات روپے

مطبوعہ
الجمعیۃ پریس
دہلی

مکتوب نمبر ۱۱۹

جناب حافظ ریاض احمد صاحب قاسمی میر لاج تکیہ سادھواں اندرون موچی دروازہ لاہور کے نام

محترم المقام زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امور مسئولہ عنہا کا جواب ذیل ہے۔

(۱) بیشک کتاب الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب میری ہی پہلی تصنیف ہے جو کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے (حسام الحرمین کے) خلاف میں لکھی گئی تھی، وہابیوں کا تذکرہ اس میں ضمناً آیا ہے، جس سے مقصود یہ ہے کہ ہمارے اسلاف افراط و تفریط دونوں سے علیحدہ ہیں، ان کا مسلک معتدل اور بین بین ہے اور اہلِ سنت والجماعت اسلاف کرام کے سچے متبع ہیں۔

(حاشیہ مکتوب نمبر ۱۱۹) بخدمت حضرت شیخ الحدیث مولانا سیدنا سید حسین احمد مدنی مدظلہ العالی ....

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(۱) کیا کتاب الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب وہابیوں اور بریلویوں کے خلاف آپ کی ہی تصنیف ہے؟

(۲) اب بھی آپ وہی مسلک رکھتے ہیں یا اس سے رجوع فرمایا ہے، جس مسلک کا آپ نے اپنی اس کتاب میں اظہار کیا ہے اور محمد بن عبدالوہاب مرحوم کو آپ خارجی ہی تصور کرتے ہیں، یا متبع سنت عالم جیسا کہ آپ کے پیر و مرشد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رشیدیہ میں تحریر فرمایا ہے؟

(۳) کیا یہ درست ہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی نے حضرت شیخ الہند مولانا و مقتدانا محمود حسن قدس سرہ العزیز کو مالٹا میں قید کروا دیا تھا، ایک صاحب کہتے ہیں کہ مولانا تھانوی نے حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز کے خلاف گورنمنٹ کے ہاں مخبری کی تھی، اور مولانا تھانوی سی، آئی۔ ڈی کا کام کرتے تھے، اور مشرکانہ عقائد رکھتے تھے، کیونکہ پیری مریدی کرتے تھے۔ (۴) نیز وہی صاحب

(۳) اب بھی میرا وہی مسلک ہے جو اس کتاب میں ظاہر کیا گیا ہے اور یہی مسلک میرے اسلاف کرام کا ہے، محمد بن عبدالوہاب اور اس کی جماعت کو میں نے نہیں بلکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب رد المحتار حاشیہ در مختار میں جو کہ فقہ حنفی میں نہایت مستند اور مفتیٰ بہ کتاب ہے جلد ثالث ص ۳۳۹ میں بھی لکھا ہے، صاحب رد المحتار... علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اسی طرف کے رہنے والے اور اسی زمانہ کے ہیں، ۱۲۳۳ھ میں جب کہ محمد بن عبدالوہاب کی جماعت نے حجاز پر قبضہ اور تسلط کیا ہے وہ حج کے لئے مکہ معظمہ گئے ہیں، جیساکہ انہوں نے جلد اول ص ۴۷۶ میں تصریح کیا ہے پس وہ جس قدر محمد بن عبدالوہاب اور اس کی جماعت سے واقف ہیں دور دور کے رہنے والے اور زمانہ مابعد میں ہونے والے اتنے واقف نہیں ہو سکتے، حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ العزیز بہت بعد کے لوگوں میں ہندوستان کے باشندہ ہیں ان کو اس قدر اس جماعت کے احوال معلوم نہیں ہیں، چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ ص ۶۴ میں اس کی تصریح فتویٰ میں موجود ہے اور ص ۸ میں جو عبارت ان کی تحسین میں لکھی گئی ہو وہ محض سنی سنائی باتوں پر مبنی ہے، حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز اس کتاب شامی پر بہت زیادہ اعتماد فرماتے تھے، عموماً ان کے فتاویٰ اسی کتاب سے ماخوذ ہیں۔

(بقیہ حاشیہ مکتوب نمبر ۱۱۹) کہتے ہیں کہ حضرت مولانا مدنی مولانا تھانوی کو صحیح مسلمان نہیں سمجھتے تھے اسی لئے میں بھی مولانا تھانوی کو اچھا نہیں سمجھتا، میں امید کرتا ہوں کہ آپ ان سوالات کے جوابات ضرور بالضرور تحریر فرمائیں گے، اور آپ سے زیادہ اب کوئی ایسا آدمی نہیں جو قابل اعتماد ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری زندگیاں بھی آپ کو دیدے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔ بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام۔ ریاض احمد قاسمی!

عبارت در مختار ص ۳۳۹ جلد ثالث یہ ہے وخوارج وھو قوم لھم منعۃ خرجوا علیہ

(۳) یہ بالکل غلط ہے کہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز کو مالٹا میں قید کرایا تھا، وہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور محبین میں سے تھے، البتہ تحریک آزادی ہند میں ان کی رائے خلاف تھی، انہوں نے کوئی مخبری کی اور نہ ان کو انگریزوں سے اس قسم کے تعلقات رکھنے کی کبھی نوبت آئی، ہاں مولانا مرحوم کے بھائی، محکمہ سی آئی ڈی میں بڑے عہدیدار آخیر تک رہے ان کا نام مظہر علی ہے، انہوں نے جو کچھ کیا ہو مستبعد نہیں ہے۔

مولانا اشرف علی رحمۃ اللہ علیہ معاذ اللہ مشرکانہ عقاید ہرگز نہیں رکھتے تھے بہت بڑے موحد، خداپرست تھے، تصوف میں ان کا قدم بہت راسخ تھا، پیری مریدی بھی حضرت قطب عالم حاجی امداد اللہ صاحب اور حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کے حکم پر اور ان کی اجازت سے کرتے تھے، علم ظاہر میں بھی ان کا قدم بہت راسخ تھا،

(بقیہ حاشیہ مکتوب نمبر ۱۱۹) بتاویل یرون انہ علی باطل کفر او معصیۃ توجب قتالہ بتاویلہم یستحلون دماءنا واموالنا ویسبون نساءنا ویکفرون اصحاب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وحکمہم حکم البغاۃ باجماع الفقہاء کما حققہ فی الفتح وانما لم نکفرہم لکونہ عن تاویل وان کان باطلا بخلاف المستحل بلا تاویل کما مر فی باب الامامۃ قولہ بتاویل ای بدلیل یأولونہ علی خلاف ظاہرہ کما وقع للخوارج الذین خرجوا من عسکر علی رضی اللہ عنہ علیہ بزعمہم انہ کفر ہو ومن معہ من الصحابۃ حیث حکم جماعۃ فی امر الحرب الواقع بینہ وبین معاویۃ رضی اللہ عنہ وقالوا ان الحکم الا للہ ومن مذہبہم ان مرتکب الکبیرۃ کافر وان التحکیم کبیرۃ لشبہۃ قامت لہم استدلوا بہا مذکورۃ مع ردہا فی کتب العقائد اھ۔ قولہ ویکفرون اصحاب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علمت ان ہذا غیر شرط فی مسمی الخوارج بل ہو بیان لمن خرجوا علی سیدنا علی رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ الہند قدس اللہ سرہ العزیز کو مالٹا میں قید ان کے کارناموں اور انگریز دشمنی اور آزادیِ ہند کی جانبازانہ جد و جہد نے کرایا تھا، جس کی کچھ تفصیل رولٹ رپورٹ میں بسلسلہ ریشمی خط موجود ہے، ان کے متعلق اس قدر رپوٹیں فرنٹیر اور صوبہ یوپی کے سی، آئی، ڈی کی تھیں کہ ان کا مجموعہ ہم کو قاہرہ میں بیان لیتے وقت۔ انگریزی افسر نے ایک بڑی ضخیم کتاب کی صورت میں دکھایا تھا اور اسی کو دیکھ دیکھکر ہم سے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوالات کرتا تھا، اس میں فرنٹیر کے سی، آئی ڈی کی رپورٹیں بہت زیادہ ہیں

(۴) حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو میں نہ صرف صحیح مسلمان ہونے کا معتقد ہوں، بلکہ ان کو بہت بڑا عالم باعمل اور صوفی کامل جانتا ہوں۔ ہاں ان کی رائے دربارۂ تحریک آزادی ہند غلط سمجھتا ہوں اس بارہ میں میرا یقین کامل ہے کہ میرے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد حضرت شیخ الہند قدس اللہ سرہ العزیز کی رائے نہایت صحیح اور واجب الاتباع تھی یہ غلطی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اجتہادی غلطی جانتا ہوں جس کی وجہ سے حضرت تھانوی مرحوم کی شان میں نہ میں گستاخی کرتا ہوں اور نہ کسی کی گستاخی کو روا رکھتا ہوں۔ والسلام۔

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ، دیوبند ۴ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ

(بقیہ حاشیہ مکتوب نمبر ۱۱۶) والا فیکفی فیھم اعتقاد ھم کفر من خرجوا علیہ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوھاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذاھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اھل السنۃ وقتل علمائھم حتی کسر اللہ شوکتھم وخرب بلادھم وظفر بھم عساکر المسلمین عام ثلاث وثلاثین ومائتین والف اھ۔

"سب سے اخیر بحث یہ ہے، کہ مسلم لیگ کا نظام ترکیبی کیا ہے، اور کیا وہ قیامت تک قائم رہ سکتا ہے، پہلا سوال یہ ہے کہ کیا مسلم لیگ اس خصوصیت کو چھوڑ دے گی کہ اسکو سب سے پہلے دولت وجاہ کی تلاش ہے، اور اس کو اپنے صدر انجمن کے لئے نیابت صدر کے لئے، سکریٹری شپ کے لئے، ارکان کے لئے، اضلاع کے عہدہ داروں کے لئے، وہ مہرے مطلوب ہیں جن پر طلائی رنگ ہو، لیکن پولیٹکل بساط میں ان مہروں کی کیا قدر ہے، کیا ایک معزز رئیس ایک بڑا زمیندار، ایک حاکم ایک دولت مند اپنی فرضی آبرو کو نقصان پہونچانا گوارا کر سکتا ہے، ہندوؤں کے پاس زمینداری، دولت، خطاب کی کمی نہیں، لیکن کیا انہوں نے تیس برس کی وسیع مدت میں کسی بڑے زمیندار یا تعلقہ دار کو پریسیڈنسی کا صدر نشین کیا؟ کیا ان کے پریسیڈنٹوں میں کسی کا سر خطاب کے تاج سے آراستہ ہے۔ (حیات شبلی ص ۶۱۹)

ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"اس بنا پر پالٹیکس کی بحث میں سب سے بڑا اور مقدم کام یہ ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ مسلم لیگ نہ آج بلکہ ہزاروں برس کے بعد بھی پالٹیکس نہیں بن سکتی، مسلم لیگ کیونکر قایم ہوئی! کب قایم ہوئی، اور کس نے قایم کیا، اور سب سے بڑھکر یہ کہ یہ ذکی (بقول سر سید مرحوم) خود دل سے اٹھی تھی یا کوئی فرشتہ اوپر سے لایا تھا،

(حیات شبلی ص ۶۱۸)

ان مختلف اقتباسات سے جو کہ مولانا شبلی مرحوم کے ان مضامین سے جن کو انہوں نے اخبار مسلم گزٹ ۱۹۱۲ء میں شایع فرمائے تھے، اور ان مضامین کے چیدہ چیدہ کلمات (حیات شبلی) میں مندرج ہیں، پوری حقیقت اجمالی طور پر سمجھ میں آگئی ہوگی، اور اگر آپ کو اس کا زیادہ واضح تفصیل کی ضرورت ہے تو روشن مستقبل ص ۳۱۳ سے سلسلہ مضامین کا مطالعہ فرمالیں، نیز نواب وقار الملک مرحوم اولین سکریٹری مسلم لیگ کے خطبہ مارچ ۱۹۱۰ء سے

معلوم کیجئے، نواب وقار الملک صاحب فرماتے ہیں۔

"ہماری تعداد بہ مقابلہ دوسری قوموں کے ہندوستان میں ایک خمس ہے، اب اگر کسی وقت ہندوستان میں خدانخواستہ انگریزی حکومت نہ رہے تو ہمیں ہندؤں کا محکوم ہوکر رہنا پڑے گا، اور ہماری جان، ہمارا مال، ہماری آبرو، ہمارا مذہب سب خطرہ میں ہوگا، اور اگر کوئی تدبیر ان خطروں سے محفوظ رہنے کی ہندوستان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے، تو وہ یہی ہے کہ انگریزی حکومت ہندوستان میں قائم رہے ہمارے حقوق کی حفاظت تب ہی ہو سکتی ہے، جبکہ ہم گورنمنٹ کی حفاظت پر کمربستہ رہیں، ہمارا وجود اور گورنمنٹ کا وجود لازم وملزوم ہیں، انگریزوں کے بغیر ہم اس ترقی وآسودگی کے ساتھ نہیں رہ سکتے، اگر مسلمان دل سے انگریزوں کیساتھ ہیں تو انھیں ہندوستان سے کوئی نہیں نکال سکتا، ان کو اس عمدہ خیال کی تلقین کیجائیگی کہ وہ اپنے تئیں مثل ایک فوج کے تصور کریں، اور تاج برطانیہ کی حمایت میں اپنی جانیں قربان کریں اور اپنا خون بہانے کے لئے تیار رہیں، اور گورنمنٹ سے اپنے حقوق نہایت ادب اور متانت سے طلب کریں، نہ کہ اس طریقہ سے جس پر ہمارے ابنائے وطن کا عمل ہے، اور اس سے میری مراد ایجی ٹیشن کا طریقہ ہے بس ہمارے دل میں ہر وقت یہی ایک خیال موجزن رہتا ہے کہ اس سلطنت کی حمایت کرنا تمہارا قومی فرض ہے، تم اپنے تئیں انگریزی فوج کے سولجر خیال کرو، تم تصور کرو کہ انگریزی پرچم تمہارے سر پر لہرا رہا ہے، تم یقین کرو کہ تمہاری یہ دوڑ دھوپ کہ تم ایک ذیلی فوج برطانیہ ہو (اگر اس کی ضرورت ہو) اپنی جانیں نثار کردو، اور انگریزی سپاہیوں کے ساتھ ملکر اس سلطنت کے مخالفوں اور دشمنوں کے ساتھ کلاً بکلاً لڑو، اگر یہ خیال تم نے ذہن نشین رکھا تو مجھ کو امید ہے کہ تم اپنی قوم کے لئے باعث فخر ہو گے، اور آئندہ نسلیں تمہاری شکر گذار ہوں گی، اور تمہارا نام

ہندوستان کی انگریزی حکومت کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔
(روشن مستقبل ص ۳۳۰ ماخوذ از وقارالملک کی اسپیچ مسلمانان ہند کے پالیٹکس پر ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء کو مدرسۃ العلوم علی گڈھ میں طالب علم کے روبرو کیگئی۔)

محترم المقام! مذکورہ بالا اقتباسات صحیحہ سے لیگ کے اصلی معنی آپ کی سمجھ میں آگئے ہوں گے، بقول مولانا شبلی مرحوم وہی روح لیگ میں آج بھی کام کر رہی ہے جو ابتداء میں تھی، یعنی برطانیہ کی امداد کرنا ان کو اپنے لئے مدار زندگی سمجھنا اور اپنے جان و مال عزت کی انگریزی راج کی ہندوستان میں بقا کے لئے قربانی کرنا اور اسی کی تلقین مسلمانوں میں کرنا اور ہندوؤں کو عظیم الشان دشمن اور ان کی حکومت کو انتہائی مضر و مہلک سمجھنا اور ان سے ہر وقت ڈرانا، اور کانگریس سے جو کہ ملکی اور سیاسی جماعت ہے ہر طرح باز رکھنا وغیرہ، آپ آج بھی "قائد اعظم" کے خطبات اور لیگ کے کارکنوں کے خطبات لیگی پریس کے مضامین "ڈان" اور "منشور" کے روزانہ آرٹیکلوں کو ملاحظہ کریں اور اسی روح اور حقیقت کا مشاہدہ کریں (زمیندار ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء ص ۸ کالم ۱ کو دیکھئے فرماتے ہیں۔

"ہم اعلان کرتے ہیں کہ مسلمانان ہند اسلامی قومیت کا ہی حصہ نہیں ہم بہانگ دہل کہتے ہیں کہ ہم اسی ملت عظیم کا ایک جز ہیں، جو بحر اوقیانوس سے بحر الکاہل تک پھیلی ہوئی ہے، ترکی بھی اسی ملت کا ایک حصہ ہے، افغانستان اور عراق بھی، مجھے خوشی ہے کہ اس جنگ میں یہ طاقتیں برطانیہ کے ساتھ ہیں اور ہم ہند کے مسلمان بھی (خواہ ماضی میں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ رہا ہو) انگریزوں کے ساتھ اور اس وقت بھی ہم تمہاری امداد کرنا چاہتے ہیں۔
اس سے پہلے ص ۶ کالم ۸ میں فرما چکے ہیں،

"مسلم لیگ ایسے وقت میں برطانیہ کو پریشان کرنا نہیں چاہتی، جب کہ وہ زندگی